REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۱ر شوال ۱۳۷۶ھ

یوم پنجشنبہ

روزنامہ

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

الفضل

جلد ۴۶/۱۱ | ۹ ہجرت ۱۳۳۶ھش ۹ مئی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ رمئی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

تاحال دردِ نقرس کی شکایت ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

ربوہ ۸ رمئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو نقرس کی تکلیف میں کچھ کمی ہے۔ مگر آج کسی قدر اعصابی تکالیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کم کرانے کے لئے مسٹر ہمرشولڈ کل اسرائیل پہنچ رہے ہیں

اسرائیلی وزیر اعظم سے بات چیت کے بعد وہ قاہرہ جائیں گے

نیویارک ۸ رمئی۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کل اسرائیل پہنچ رہے ہیں۔ وہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کم کرنے کے سوال پر اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر ڈیوڈ بن گورین سے بات چیت کریں گے۔ کل ان کی آمد کی خبر کی اطلاع دیتے ہوئے تل ابیب میں اسرائیلی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ مسٹر رالف بنش بھی ان کے ہمراہ ہوں گے اسرائیلی لیڈروں سے بات چیت کے بعد مسٹر ہمرشولڈ قاہرہ جائیں گے۔ جہاں وہ صدر ناصر سے بات چیت کریں گے ؛

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ میں پرائیویٹ سکرٹری کا علیحدہ ٹیلیفون ہے جس کا نمبر

ربوہ — ۵۷

ہے۔ اگر کسی دوست کو پرائیویٹ سکرٹری سے بات کرنی ہو۔ تو انہیں صرف اس نمبر پر ٹیلیفون کرنا چاہیئے احباب اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری سے متعلقہ امور کے بارے میں براہ راست حضور کو ٹیلیفون نہ کیا جائے ؛

(پرائیویٹ سکرٹری)

اردن کے سیاسی بحران پر قابو پالیا گیا

جنرل نوار اور جنرل حیاری پر انکی عدم موجودگی میں مقدمہ چلایا جائیگا

عمان ۸ رمئی۔ شاہ حسین نے کہا ہے کہ تخریبی عناصر نے بعض بیرونی طاقتوں کے اشارے پر اردن میں جو بحران پیدا کر دیا تھا۔ ہم نے اس پر قابو پالیا ہے۔ شاہ حسین نے یہ بات کل عمان میں ایک ہزار ممتاز شہریوں اور افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا میرے اور عوام کے درمیان جو رشتہ ہے ہم اس کی وجہ سے ہی اس بحران پر قابو پانے میں کامیاب ہوئے ہیں ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ اردن میں جنرل نوار اور جنرل حیاری کے خلاف غداری کے الزام میں ان کی غیر حاضری میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ یہ دونوں جنرل آجکل شام میں پناہ گزین ہیں ؛

لندن سے رومانوی اتاشی کا اخراج

لندن ۸ رمئی۔ برطانوی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے لندن میں رومانوی سفارت خانے کے ایک اتاشی مسٹر ... کو ملک سے چلے جانے کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ برطانیہ کے خلاف جاسوسی کے لئے ریکروٹ بھرتی کرنے کی کوشش کر رہا تھا ؛

مسٹر رچرڈز رباط سے واشنگٹن سے روانہ ہو گئے

رباط ۸ رمئی۔ صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر جیمز رچرڈز کل رباط سے واشنگٹن روانہ ہو گئے۔ وہ اپنے دورہ مشرق وسطیٰ کے بارے میں صدر کو رپورٹ پیش کریں گے۔ روانہ ہونے سے قبل انہوں نے کہا۔ میں نے جن پندرہ ملکوں کا دورہ کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی آئزن ہاور منصوبے کے تحت امریکی امداد قبول کرنے سے انکار نہیں کیا۔ انہوں نے مزید کہا اگرچہ مراکش اور تونس مشرق وسطیٰ کا حصہ نہیں ہیں۔ تاہم بعض مشترک امور کی بنا پر انہیں بھی مشرق وسطیٰ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

حاجیوں کا پہلا جہاز آج روانہ ہو رہا ہے

کراچی ۸ رمئی۔ اس سال عازمین حج کا پہلا جہاز "سفینہ عرب" ۱۵۱۵ عازمین حج کو لے کر آج تیسرے پہر کراچی سے روانہ ہو رہا ہے۔ اس میں عرشہ کے مسافروں کو ۲۱۷ مزید نشستیں دی گئی ہیں۔ آیندہ جو جہاز جائیں گے ان میں بھی عرشہ کے مسافروں کے لئے مزید گنجائش نکالی جائے گی۔

شاہ سعود ۱۱ رمئی کو بغداد جائیں گے

لندن ۸ رمئی سعودی عرب کے وزیر خارجہ نے اس اطلاع کی توثیق کی ہے کہ شاہ سعود ۱۱ رمئی کو بغداد جائیں گے

جماعتیں امتحان دینے والوں کی فہرستیں جلد بھجوائیں

امتحان کتب "خلافت حقہ اسلامیہ" اور "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کے متعلق ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے اطلاع نہیں ملی۔ کہ ان کی طرف سے کس قدر انصار، کس قدر خدام اور کس قدر مستورات امتحان میں شامل ہوں گے۔ براہ مہربانی جلد سے جلد امتحان دینے والوں کی فہرستیں بھجوائیں ؛ پرائیویٹ سکرٹری

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ مئی ۱۹۵۷ء

صریح غلط بیانی

کل ہم نے مودودی صاحب کے کتابچہ "قادیانی مسئلہ" کا ایک حوالہ پیش کیا تھا جس میں آپ نے تسلیم کیا ہے کہ مغربی پاکستان میں صرف پنجاب اور بہاولپور کے بھولے بھالے ان پڑھ طبقے کو ہی نعرہ باز مفسدین احمدیوں کے خلاف متاثر کر سکے ہیں۔ ورنہ سندھ بلوچستان سرحد مغربی پاکستان میں اور تمام مشرقی پاکستان اور پنجاب اور بہاولپور کا تعلیم یافتہ طبقہ اس زبردستی پیدا کردہ بیماری سے بالکل بچے ہوئے ہیں۔ اس کتابچہ کے آخر میں مودودی صاحب پھر فرماتے ہیں۔

"مگر حکومت پاکستان کو اس سے انکار ہے۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کو اس سے انکار ہے۔ حکومت کے ذمہ دار عہدہ داروں کو اس سے انکار ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کی تعلیم یافتہ آبادی کا ایک بڑا حصہ بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ کہ یہ محض مسلمانوں کی باہمی فرقہ وارانہ لڑائیوں کا ایک شاخسانہ ہے۔"

(قادیانی مسئلہ ۳۹)

یہ ہے آپ کی اکثریت۔ مگر آپ کس ڈھٹائی سے اپنے حالیہ مضمون میں بھی فرماتے ہیں کہ

"بات صرف اتنی ہے کہ مسلمانوں کا مطالبہ گورے انگریزوں کے زمانے میں بھی یہ تھا۔ اور کالے انگریزوں کے زمانے میں بھی یہ ہے۔ کہ قادیانیوں کی فہرست ان کی فہرست سے الگ کر دی جائے۔ اور مسلم حلقہ ہائے انتخاب سے ان کا کوئی واسطہ نہ رہے"

(روزنامہ تسنیم یکم مئی ۱۹۵۷ء)

مدیر تسنیم نے اپنے مضمون میں مندرجہ بالا الفاظ جلی کر دیئے ہیں۔ تاکہ آپ کا یہ صریح جھوٹ اور بھی نمایاں ہو جائے۔ کیا مودودی صاحب تقسیم سے پہلے کے کم از کم دو حوالے بھی ایسے پیش کر سکتے ہیں۔ کہ غیر احمدی مسلمانوں نے بحیثیت مجموعی انگریزی حکومت سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور انہیں جداگانہ نمائندگی دینے کا مطالبہ کیا ہو؟

مودودی صاحب نے جس بات کا یہ تبنگڑ بنایا ہے۔ وہ صرف اتنی ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ممبر کونسل مقرر ہونے پر ایک بڑی شخصیت نے جس نے شاید خود اس عہدہ کی امید لگا رکھی تھی۔ محض ذاتی انتفاع کے لئے اختلافات عقائد کو Exploit کرنے کی کوشش کی تھی۔ جس کی نہ صرف یہ کہ حکومت نے کوئی پروا نہیں کی تھی۔ بلکہ خود غیر احمدی اسلامی صحافت نے سخت برا منایا تھا۔ اور اصل حقیقت سے پردہ اٹھایا تھا۔ اور لطف یہ ہے کہ یہی بڑی شخصیت ۱۹۱۱ء میں اپنی ایک تقریر میں جماعت احمدیہ کو ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ اور اس سے پہلے بھی ۱۹۰۸ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمانہ کا سب سے بڑا اسلامی مفکر تسلیم کر چکی تھی۔

ہم تقسیم سے پہلے اور بعد کے بھی بیسیوں نہیں بچاسوں حوالے پیش کر سکتے ہیں کہ غیر احمدی مسلمانوں کی سربر آوردہ اہل الرائے لوگوں نے احمدیوں کو پکا مسلمان اور فعال اسلامی فرقہ تسلیم ہی نہیں کیا۔ بلکہ احمدیوں کا حوالہ دے کر غیر احمدی علمائے اسلام کو غیرت دلائی ہے۔ اور تو اور خود احراریوں کے مفکر اعظم چوہدری

افضل حق صاحب کے الفاظ مودودی صاحب کے جھوٹ کا پول کھولنے کے لئے کافی ہیں۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلد ہی خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا۔ تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں ص۴۶)

(ب) پھر اسی کتاب کے ص۴۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں دینی مکاتب ہندوستان میں جاری ہیں۔ مگر سوائے احمدی مدارس و مکاتب کے کسی اسلامی مدرسہ میں غیر اقوام میں تبلیغ و اشاعت کا جذبہ طلباء میں پیدا نہیں کیا جاتا۔ کس قدر حیرت ہے کہ سارے پنجاب میں سوائے احمدی جماعت کے اور کسی فرقہ کا بھی تبلیغی نظام موجود نہیں۔"

ہم مودودی صاحب سے یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ ہمارے پانچ حوالوں کے مقابلہ میں وہ اپنی تائید میں صرف ایک حوالہ پیش کرتے جائیں۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے وہ صرف دو حوالے پیش کریں۔ کہ قبل از تقسیم غیر احمدی مسلمانوں نے بحیثیت مجموعی کوئی ایسا مطالبہ احمدیوں کے خلاف کیا تھا۔ اگر وہ نہ کریں اور ہرگز نہ کر سکیں گے تو آنے والی آگ سے ڈریں جس کا ایندھن انسان بنائے جائیں گے۔

تقسیم کے بعد ۱۹۵۳ء میں متواتر چھ سال کی نعرہ بازی کا نتیجہ بھی جو نکلا ہے وہ مودودی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے۔ کہ سوائے پنجاب اور بہاولپور کے ان پڑھ طبقے کے کسی کو متاثر نہیں کر سکا۔ اور اس کا بھی اگر تجزیہ کیا جائے۔ تو صرف اتنا ثابت ہو گا کہ چند بڑے شہروں میں متواتر آتشناک تقریروں سے کسی قدر ہیجان پیدا کر کے غنڈہ گردی کو سطح پر لایا گیا۔ اور اگر مارشل لاء نہ لگایا جاتا۔ تو احمدی تو خیر غنڈہ گردی کے ہاتھوں یہ تمام بڑے شہر جل کر راکھ کا ڈھیر بن جاتے اور پھر مولانا اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ حالت بھی محض لیڈروں کی باہمی سیاسی رقابت کی وجہ سے ہوئی تھی نہ کہ احمدیوں کے خلاف شدت جذبات کی وجہ سے۔ یہ بات خود مولانا کی جماعت کے اس ڈیفنس سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ جو تحقیقاتی عدالت میں اپنے کئے کی سزا سے کترانے کے لئے پیش کیا گیا تھا۔

یہ درست ہے کہ بعض متعصب مولوی احمدیت کی مخالفت شروع ہی سے کرتے آئے ہیں۔ مگر کیا مولانا بتا سکتے ہیں کہ ان لوگوں نے کس تحریک کے خلاف ایسا نہیں کیا؟ ابھی تو چند دن ہی ہوئے ہیں کہ ترنادہ محمد پناہ کے مرد ارجند وڈا خان مرحوم کو مرتد قرار دے کر قتل کر دیا گیا ہے۔ محض اس لئے کہ اس نے بریلوی عقائد چھوڑ کر دیوبندی عقائد اپنا لئے تھے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ مولانا ذرا اپنی تاریخ پر ہی نظر ڈالیں۔ کیا مولویوں نے آپ پر اور آپ کی جماعت پر کفر و ارتداد کے فتوے نہیں لگائے؟ اور یہاں تک نہیں کہا۔ کہ آپ کی جماعت "قادیانیت" کی ہی ایک شاخ ہے؟ ان حسابوں تو آپ کی جماعت بقول آپ کے لاہوریوں کی طرح احمدیوں کے ساتھ ایک ہی والد کی اولاد ٹھہرتی ہے۔ اور اس طرح جو محضر نامہ احمدیوں کے خلاف آپ لکھ رہے ہیں۔ اپنے خلاف بھی لکھ رہے ہیں۔

مولانا! احراریوں کا ساتھ دے کر آپ ایک دفعہ ڈسے جا چکے ہیں۔ مومن ایک سوراخ سے کاٹا جا کر پھر اس میں انگلی نہیں ڈالتا۔ مگر آپ ہیں کہ دانستہ

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

احمدیہ مسلم مشن کمپالہ (مشرقی افریقہ) کی کامیاب تبلیغی جدوجہد

قرآن پاک کے سواحیلی ترجمہ کی وسیع پیمانے پر اشاعت سات ہزار میل کا تبلیغی سفر

تعلیم یافتہ اور معزز افریقن طبقہ میں احمدیت کا اثر و نفوذ۔ نومسلموں کا قابل قدر اخلاص

کارگزاری از یکم اپریل ۱۹۵۶ء تا فروری ۱۹۵۷ء

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کمپالہ۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

اس سال تبلیغ کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت زیادہ وسیع ہو گیا۔ اور اہل یوگنڈا جہاں ہماری تبلیغ سے متاثر ہوئے وہاں مخالفین بھی پہلے سے زیادہ مخالفت پر اتر آئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یوگنڈا کے احمدیوں کو استقامت اور جرأت سے مقابلہ کرنے کی توفیق دی

اس سال لوگنڈی زبان میں احمدیہ مشن کی طرف سے قرآن کریم کے ایک پارہ کا ترجمہ شائع کیا گیا۔ عام مسلمانوں نے اسے پسند کیا۔ اور جماعت اور مشن کے کام کی تعریف کی۔ البتہ شیوخ نے اپنے فتووں سے مخالفت کی چنگاری اور زیادہ سلگانے کی کوشش کی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہمیں اس غلط پراپیگنڈا کو دور کرنے اور تردید کرنے کی خوب توفیق دی اور ہماری تبلیغ پہلے سے بہت وسیع ہوئی

مخالفت کے چند واقعات اور افریقن احمدیوں کی استقامت

دوران سال میں متعدد اشتہارات شائع ہوئے جن میں شیخ شعیب کے متعدد اشتہارات کا جواب دیا گیا۔ دو اشتہارات چار چار صفحات کے الگ بھی چھپوائے گئے جن کی تعداد ۵ ہزار کے قریب تھی۔ جس سے شیخ شعیب ناراض ہو گیا۔ اور مباہلہ کا چیلنج دیا۔ بغیر شرائط طے کرنے کے اس نے $\frac{12}{57}$/۱۸ تاریخ مقرر کر دی۔ اور اس کا خوب چرچا کیا۔ ہم نے اسے مناظرہ کے لئے بلایا اور شرائط طے کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس نے شرائط طے نہ کیں۔ اور ایک اجتماع کا ہمارے خلاف اعلان کر دیا۔ ہم نے بھی بذریعہ ریڈیو اعلان کروا دیا کہ شیخ چونکہ شرائط طے نہیں کرتا۔ اسلئے کوئی احمدی ان کے اجتماع میں شریک نہ ہو۔ اچانک شیخ علی کلوسہا کا لڑکا جو کہ جوان تھا ہلاک ہو گیا جس سے انہیں مباہلہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور ان پر ایک رعب طاری ہو گیا۔ اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ مرزائیوں نے جادو کر دیا ہے۔

(۲) انہیں دنوں ایک احمدی کو جو کہ بہت مخلص ہیں پیٹا گیا۔ اس نے جیسا کہ اسے ہدایت تھی آرام سے اس تکلیف کو برداشت کیا جس کا تمام مسلمانوں پر اچھا اثر پڑا۔

(۳) ایک احمدی دوست کی بیوی کو اس کا باپ اس وجہ سے اس کے گھر سے لے گیا کہ شیوخ نے فتویٰ دیدیا کہ جو افریقن احمدی ہو گیا اس کی عورت کا نکاح باطل ہو گیا ہے۔ اسے صبر کی تلقین کی گئی۔ ایک ماہ کے بعد وہ خود ہی اس کے گھر پر چھوڑ گئے۔ اور معافی مانگی۔ کہ یہ ہماری غلطی تھی آپ اپنے بچے سنبھالیے۔

اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲ کے قریب ہمارے معلمین ہیں جو کہ رات دن تبلیغ میں مشغول رہتے اور تمام کے تمام آنریری کام کرتے ہیں۔ یہ قربانی کی ایک عظیم مثال ہے۔ یہ خود چندہ بھی دیتے ہیں۔ اور تکالیف بھی برداشت کرتے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

انگریزی۔ سواحیلی قرآن اور لوگنڈی پارہ کی تقسیم و فروخت

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال یوگنڈا کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بااثر لوگوں کے درمیان انگریزی سواحیلی اور لوگنڈی پارہ بطور تحفہ اور فروخت کئے گئے جنہیں تحفہ دیا گیا ان کی تعداد ۵۰ سے تجاوز کرتی ہے۔ اس میں گورنر آف یوگنڈا سر انڈریو Cohen۔ لیڈی کوہن افریقن بادشاہ آف کونگو۔ افریقن بادشاہ آف یوگنڈا۔ پرنس بدرو۔ پرنس معانڈا مسٹر قاسم۔ ماے ہیلتھ منسٹر۔ مسٹر Karama خانس منسٹر آف بگانڈا گورنمنٹ پرائم منسٹر آف Bunyoro لائبریری اور یوگنڈا کے شیوخ کو بھی لوگنڈی پارہ بطور تحفہ دیا گیا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ افریقن بادشاہ آف کونگو کا اخبارات اور ریڈیو نے بہت عمدہ پیرایہ میں ذکر کیا اور فوٹو بھی شائع کئے۔ گورنر آف یوگنڈا اور لیڈی کوہن کا بھی اخبارات میں ذکر ہوا۔ سب نے نہایت خوشی اور شکریہ کے ساتھ ان تحائف کو قبول کیا۔ لوگنڈی پارہ اور انگریزی قرآن کی فروخت میں جماعت کمپالہ کے قریباً تمام احباب نے محنت اور شوق سے حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ۔

یوگنڈا کے انگریزی اخبار ارگس اور لوگنڈی کے متعدد اخبارات میں ذکر آتا رہا۔ اور احمدیت کے متعلق کئی آرٹیکل شائع ہوئے۔ یوگنڈا ریڈیو پر بھی احمدیت کا ذکر کئی مرتبہ آیا۔

یوگنڈا میں سالانہ جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جماعت احمدیہ یوگنڈا کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جو Masaka میں منعقد کیا گیا۔ اس میں مساکہ جنجہ۔ کمپالہ Soroti ٹیانجہ Mbale ٹورو۔ اور دیگر جگہوں سے احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی اور عیسائی بھی شامل ہوئے مکریرے کالج کے ایک طالب علم نے جو کہ غیر مسلم ہیں اسلامی فضائل پر لیکچر دیا۔ حاجی ابراہیم صاحب۔ ڈاکٹر احمد صاحب غلام احمد صاحب حفیظ نے تقاریر کیں سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بھی بہت کامیاب ہوا۔ جلسہ میں کھانے کا انتظام جماعت Masaka اور کمپالہ نے کیا۔ جو بہت عمدہ تھا

مکریرے کالج۔ مسلم ڈسٹرکٹ سکول سروتی Kibuli مسلم سکول بکویو مسلم سکول اور Nabagereka۔ Bugembe مسلم سکول سینئر سکول اور دیگر متعدد سکولوں میں لیکچرز دئے اساتذہ اور طلباء کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا

جیلوں میں لیکچرز

سنٹرل جیل اور لوزیرا کی جیل میں متعدد مرتبہ گیا۔ لیکچرز دئے۔ تبلیغ کی اور لٹریچر دیا گیا۔ محترم بھائی فضل الٰہی صاحب بھی خاکسار کے ساتھ جیلوں میں جاتے رہے

پبلک لیکچرز

Kamuli میں اسلام کے فضائل پر لیکچر دیا جس میں تمام اقوام کے لوگ شامل تھے۔ مسندی میں جلسہ میلاد النبی کے موقعہ پر ایک ہی دن میں دو دفعہ لیکچر دیا۔ وہاں کی جماعت کے امام نے ہر طرح سے تعاون کیا۔ اور خود بھی افریقن میں لٹریچر تقسیم کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یوگنڈا میں باوجود ذرائع کی کمی کے ہماری تبلیغ بہت وسیع ہو گئی ہے۔ سکولوں کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ افریقن کا اعلیٰ اور تعلیم یافتہ طبقہ احمدیت کی طرف مائل ہے۔ ہماری ہر طرح سے امداد کرتا ہے۔ معلم ذکریا صاحب معلم موسیٰ صاحب متعدد مرتبہ میرے ساتھ افریقن ریزرو میں دورہ پر جاتے رہے۔ ڈاکٹر احمد علی بھائی فضل الٰہی صاحب۔ ڈاکٹر احمد دین صاحب بھی افریقن ریزرو میں تبلیغ کرنے کے لئے گئے جس سے بہت اچھا اثر ہوا۔ فجزاھم اللہ علاقہ Yogwe اور Mtambula اور ساکہ اور Kasese کا متعدد مرتبہ خاکسار نے دورہ کیا۔

خلاصہ: ۲۰۰ شہروں اور دیہات کا دورہ کیا ۷۰۰۰ ہزار میل کے قریب سفر کیا ۱۲ پبلک لیکچر دئے۔ جن کی مجموعی حاضری ۲۰۰۰ ہزار کے قریب تھی ۴۰۰ کے قریب معززین سے ملاقات کر کے تبلیغ کی ۵۰۰ افراد کو انفرادی تبلیغ کی۔ بیعت کے قریب خطوط

باقی

منکرین خلافت کے اکابرین اور پیغام صلح پر چیمہ صاحب کے سنگین الزامات

"دجل" "فریب کاری" اور "دھاندلی" سے کام لیا گیا اور "پیغام صلح جھوٹ کی اشاعت کا ذریعہ بن گیا ہے" (چیمہ صاحب)

(از مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ گجرات)

پیغام پارٹی کے متعلق

دجل کاری "ہم دوہ بھرے دل سے بمجبوراً کراہ اس حقیقت سے پردہ اٹھانے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اس دور میں درحقیقت مقابلہ مسیح موعود اور مسیح الدجال کا ہے۔۔۔ بسا اوقات مسیح موعود کے سپاہی دجال کی صفوں میں گھس کر انہیں تتر بتر کرنے ۔۔۔۔۔ دور تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ دجال کی دجل کاریاں مسیح موعود کے پیروؤں پر بھی اثر انداز ہو جاتی ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمارے دوستوں (مولوی صدر دین۔ مولانا محمد یعقوب خان ڈاکٹر غلام محمد۔ وغیرہ خادم) کی نئی مجلس معتمدین پر دجل کا کھلا کھلا سحر ہمیں نظر آرہا ہے۔ یہ لفظ بہت سخت ہے مگر اس سے کم لفظ سے ہم اپنے مدعا کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اصلیت کسی اور طریق سے آشکار کی جاسکتی ہے دیکھئے! دجال نے کس طرح ہمارے دوستوں کو اس مجلس کی تعمیر تنظیم اور تشکیل میں اپنی فریب کاری سے مسحور کر دیا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ اس دجل نے یوں کارستانی کا مظاہرہ کیا ہے کہ حیرت آتی ہے۔ کہ یہ مدعیانِ زہد و تقویٰ اور ارباب ریاست روز قیامت کے دن خدا کو کس طرح منہ دکھائیں گے۔ مثال کے طور پر ہزارہ، سیالکوٹ وزیر آباد۔ لائل پور۔ بدوملہی اور چک ۷۵ اور پشاور وغیرہ کی جماعتوں کے انتخابات دیکھے جا سکتے ہیں۔ سیالکوٹ کی جماعت چھوٹی ہے۔ اس کی نیابت دگنی کر دی گئی ہے۔ لائل پور کی جماعت بڑی ہے۔ اس کی نیابت نصف کر دی گئی ہے۔ کیا یہ اسلئے ہوا ہے کہ سیالکوٹ مولوی صدر دین کا شہر ہے۔ اور لائل پور میاں محمد صاحب کا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ جس جماعت کی بنیاد ہی فریب کاری اور باطل پر رکھی گئی ہو۔ اس پر کس قسم کی عمارت اٹھے گی۔ [1]

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

جب تک مسیح موعود کی جماعت پر سے اس دجل کا تسلط نہیں اترتا۔ اس سے تعاون کیسے کیا جائے اور وہ خود دنیا میں کس منہ سے حق و صداقت کی پرچار بنے"؟ (ٹریکٹ "حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ایک نئی نام نہاد مجلس معتمدین کا ظہور صفحہ ۴، ۵)

(۲) دین میں مداہنت جائز نہیں۔ جہاں اصول باہم ٹکراتے ہیں وہاں مصالحت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ حق و باطل ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ صداقت بیباک ہوتی ہے اور باطل کو پیس ڈالنے کے لئے ہر وقت مستعد ہوتی ہے۔۔ ۔۔۔۔۔ ہماری جماعت ۔۔۔۔ کے اندر ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جس کا عملاً یہ عہد منصۂ شہود پر آگیا ہے کہ دنیا کو دین پر مقدم رکھے گا۔ مذہب کے اندر سیاست کی تخلیق ہو رہی ہے اور سیاست بھی دور حاضرہ کی سیاست اقتدار کی گدی پر ہر جائز و ناجائز وسائل اختیار کر کے متمکن ہونے والی سیاست پراپیگنڈا کی زبان میں بولنے والی اور جھوٹ کو پُر فریب الفاظ میں بیان کرنے والی سیاست۔ آہ! وہ قوم جسے سختی سے ہدایت کی گئی تھی۔ کہ سیاست سے علیحدہ رہنا۔ اب سیاست کی گندگی میں آلودہ ہو رہی ہے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر یہ جماعت ہمارے دیکھتے دیکھتے چند طالع آزماؤں کی بھینٹ چڑھ گئی۔ اور حضرت مسیح موعود کا مشن بازیچۂ اطفال بن گیا۔ تو ہم میں سے ہر ایک خدائے قدوس کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ اس جماعت کا یوں ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا [2] اس دور کا سب سے بڑا المیہ ہوگا۔ جس پر برسوں تاریخ خون کے آنسو بہاتی رہے گی۔۔۔۔۔ اشاعت اسلام کا کام ۔۔۔۔۔۔ یہ چھوٹی سی جماعت کر رہی ہے۔ مگر آہ اس کے اندر بھی دشمن آگھسا ہے"!

ہینڈ بل بعنوان مجلس مشاورت میں (شمولیت کی دعوت صفحہ ۱)

اہل پیغام کیلئے لمحۂ فکریہ

مندرجہ بالا طویل اقتباسات کسی تبصرہ کے محتاج نہیں ہیں چیمہ صاحب کا مخصوص "طرز کلام" ان تحریرات کا طرۂ امتیاز ہے جو جو الزامات اور اعتراضات چیمہ نے مندرجہ بالا تحریرات میں خود اپنی جماعت اور اس کے موجودہ اکابر امیر، صدر، نائب صدر و ممبران پر عائد کئے ہیں۔ آج کل چیمہ صاحب بعینہٖ وہی اعتراضات اور وہی الزامات جماعت احمدیہ مبائعین، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضور کے خدام پر لگا رہے ہیں چیمہ صاحب نے اپنے مضمون مطبوعہ پیغام صلح ۲۸ نومبر ۱۹۵۶ء اور زیر جواب ٹریکٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر نعوذ باللہ سازش سے برسر اقتدار آنے اور پھر جبر و استبداد سے جماعت پر حکومت کرنے کا الزام بار بار لگایا ہے لیکن اپنی محولہ بالا تحریرات میں بعینہٖ یہی الزام انہوں نے اپنے موجودہ امیر مولوی صدر دین صاحب پر لگایا ہے۔ آج ۱۹۵۷ء تک بھی وہی گروہ انجمن احمدیہ اسلام لاہور کے نظم و نسق پر بدستور قابض اور برسر اقتدار ہے۔ جس کو چیمہ صاحب نے اپنی مندرجہ بالا تحریرات میں اپنی "دو خلافت" کا مورد بنایا ہے۔ اندریں حالات "پیغام صلح" اور ان کی انجمن چیمہ صاحب کی ہمارے خلاف حد درجہ اشتعال انگیز اور بے سرو پا تحریرات کو شائع کر کے اپنی جماعت کے لئے بھی کوئی مفید کام سرانجام نہیں دے رہی۔ اگر پیغام صلح اور اہل پیغام چیمہ صاحب کی وہ تحریرات جو آجکل ہماری جماعت کے خلاف ان کے قلم گوہر بار سے نکل رہی ہیں۔ اس توقع سے شائع کر رہے ہیں۔ کہ ہم ان کو درست تسلیم کر لیں گے۔ تو ان تحریرات کے شائع کرنے سے پہلے ان کو پیغام صلح میں یہ اعلان کر دینا چاہیئے کہ وہ چیمہ صاحب کے ان ارشادات کو بھی درست تسلیم کرتے ہیں جو انہوں نے اپنی جماعت اور اس کے اکابر کے بارے میں زیب قرطاس کئے ہوئے ہیں۔ اور جو اوپر انہی کے اپنے الفاظ میں نقل کئے جا چکے ہیں۔ یا پھر خود چیمہ صاحب سے یہ اعلان کروانا چاہیئے۔ کہ جو کچھ مولوی صدر دین صاحب اور مولوی محمد یعقوب خان صاحب وغیرہ کے متعلق میں نے لکھا تھا۔ وہ غلط اور جھوٹ تھا۔ مولوی صدر دین صاحب ہرگز مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے مرحوم کو دکھ دینے والوں میں سے نہ تھے۔ وہ امارت کے اہل ہیں۔ اور میں نے اپنی مندرجہ بالا تحریرات میں جس "غیرت" کا اظہار کیا تھا۔ وہ محض جھوٹی غیرت اور منافقت تھی۔ جس کے بغیر حصول اقتدار کی لڑائی لڑی نہ جا سکتی تھی۔ اکابر اہل پیغام یا چیمہ صاحب کی طرف سے اس قسم کے غیر مبہم اعلان شائع کرنا دیانتداری پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

کیا پیغام صلح اور پیغامی اکابر دنیا سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ چیمہ صاحب جو کچھ اپنی جماعت کی نسبت کہتے ہیں وہ تو غلط ہے۔ لیکن جو کچھ وہ مخالف جماعت کے متعلق کہتے ہیں۔ وہ درست ہے۔

---

[1] نقل مطابق اصل ہے۔

[2] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الہام "لنمزقنھم" کا لفظی ترجمہ ہے۔ خادم

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اذکروا موتاکم بالخیر

خانصاحب شیخ جلال الدین صاحب مرحوم

— از مکرم حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر —

خان صاحب شیخ جلال الدین صاحب مرحوم جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۲۲ء کے قریب ریلوے میں کلیم انسپکٹر تھے جبکہ سنہ ۱۹۲۲ء کے قریب ان سے میرا تعارف ہوا۔ اور بہت جلد یہ تعارف قلبی دوستی میں تبدیل ہو گیا۔ اور یہ تعلق خاطر ان کی موت تک قائم رہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں ان کو جگہ دے اور پسماندگان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بذریعہ ایک رؤیا کے عین جوانی میں بیعت کی۔

محکمہ ریلوے میں کلیم انسپکٹری ناجائز آمدنی کا بھاری ذریعہ تھی۔ لیکن آپ نے نہایت دیانت داری سے اپنے محکمہ اور پبلک کی خدمت کی۔ اور احمدیت کا نام سربلند کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو غیر معمولی ترقی سے نوازا اور آپ کلیم انسپکٹر سے سپرنٹنڈنٹ کلیمز برانچ آفس کے عہدہ پر اور پھر ریلوے ہیڈ کوارٹر میں سپرنٹنڈنٹ دفتر ہیڈ کوارٹرز تعینات کئے گئے۔ اور اسی عہدہ سے آپ ریٹائر ہوئے۔ محکمہ ریلوے میں ترقی نہایت مشکل سے ملتی تھی۔ اور مسلمان بیچارے تو دانستہ ترقی سے محروم رکھے جاتے تھے۔ اول انگریز ذات بعدہٗ ہندو یا سکھ ان عہدوں کے لئے مخصوص سمجھے جاتے تھے۔ یہ محض شیخ صاحب کی دیانت داری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا راستہ ترقی کے لئے صاف فرمایا محکمہ ریلوے نے آپ کے لئے خان صاحب کے خطاب کی سفارش کی۔ جو منظور کی گئی اور آپ کو خان صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کی قابل قدر خوبی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری ہے۔ جو کہ آخری دم تک آپ نے قائم رکھی۔

لاہور میں آپ کا گھر پیغامی حضرات کے مرکز سے بالکل قریب اسی محلہ میں واقع ہے۔ اور روزانہ پیغامی عمائدین سے میل ملاقات بھی ہوتی تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سید محمد حسین شاہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے بڑا اثر و رسوخ آپ کو متزلزل کرنے کے لئے استعمال کیا۔ لیکن آپ کے پائے ثبات میں کبھی ذرا لغزش نہ آئی۔

ریٹائرڈ ہونے پر آپ کی صحت بہت اچھی تھی۔ محلہ دارالبرکات قادیان دارالامان میں دو کنال زمین میں اپنا مکان بنایا اور کچھ عرصہ تک آپ نے اپنی خدمات آنریری طور پر انجمن احمدیہ کے سپرد کردیں۔ اور تندہی سے کام سرانجام دیتے رہے۔ ازاں بعد آپ کو گورنمنٹ انگریزی نے ایگزیکٹو آفیسر کے عہدہ پر فائز کیا۔ اور کئی سال تک آپ مختلف چھاؤنیوں میں مامور رہے۔ انگریز افسر بوجہ ان کی دیانت داری کے ان کی بہت قدر و عزت کرتے تھے۔ اور اس طرح آپ کا عملی نمونہ احمدیت کی تبلیغ کا ایک خاموش مگر نہایت مؤثر ذریعہ تھا۔

عرصہ دو سال پیشتر آپ نے پیٹ میں درد کی وجہ سے اپریشن کرایا تھا جو اپنڈے سائٹس کی غلط تشخیص کی وجہ سے کیا گیا تھا۔ افسوس ہے کہ اس غلط تشخیص کی وجہ سے آپ کی مفید اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ایک نہایت کارآمد زندگی کا پیش از وقت خاتمہ ہو گیا

انا للہ وانا الیہ راجعون

تین چار سال پیشتر آپ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپ کی یادگار چار لڑکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے والد محترم کے نقش قدم پر ہیں۔ اور سب مبائع احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور اپنی خاص حفاظت میں رکھے آمین

ملک عبدالغنی صاحب مرحوم

— از ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی —

محترم بابو عبدالغنی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر سرگودہا مورخہ ۳ ... کو ایک مختصر سی علالت کے بعد اپنے مولا حقیقی کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم و مغفور۔ اور حضرت شیخ غلام نبی صاحب مرحوم و مغفور کے ذریعہ یہ گاؤں احمدیت کے نور سے منور ہوا۔ حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ ملک عبدالغنی صاحب مرحوم۔ حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحومؓ اور حضرت شیخ غلام نبی صاحب مرحومؓ کے ذریعہ حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ ملک صاحب مرحوم کی شادی بھی حضرت شیخ غلام نبی صاحب مرحوم کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نہایت ہی مخلص احمدی خاتون ہیں:

ملک عبدالغنی صاحب مرحوم نہایت ہی مخلص اور باغیرت احمدی تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ آپ سرگودہا کے اسٹیشن ماسٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہونے کے باوجود اپنے گاؤں میں اپنے مکانوں اور زمین کے ہوتے ہوئے ریٹائرڈ ہونے کے بعد سیدھے مرکز سلسلہ میں تشریف لے آئے۔ اور مستقل رہائش یہیں اختیار کرلی۔ جب سے ربوہ میں آئے تھے تمام نمازیں باجماعت مسجد مبارک میں ادا کرتے تھے۔ نماز سے کافی عرصہ پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور جماعت ہونے کے بعد بھی کافی عرصہ مسجد میں رہتے۔ سارا دن سوائے ذکر و اذکار کے یا تلاوت قرآن شریف کے اور کوئی شغل نہ تھا۔ جب دیکھو یا تو تلاوت قرآن شریف میں مصروف ہوتے۔ اور یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب زیر مطالعہ ہوتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت درازیٔ عمر اور دیگر بزرگان سلسلہ اور مبلغین سلسلہ کے لئے کثرت سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ درحقیقت آپ دنیا میں رہتے ہوئے تارک الدنیا تھے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔

باقی آخر میں ان تمام احباب کی خدمت میں ایک دردمندانہ اپیل کرتا ہوں۔ جن کا نوشہرہ ککے زئیاں سے کوئی نہ کوئی تعلق ہے۔ کہ یہ گاؤں جو کہ احمدیت کے نور سے منور ہو چکا ہے۔ اب افسوس ہے کہ وہ احمدیت سے بالکل خالی ہو رہا ہے اب وہاں کوئی احمدی بھی سکونت پذیر نہیں ہے۔ میں تمام ان بھائیوں کو کہ جن کی زمینیں اور مکان اس گاؤں میں موجود ہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس گاؤں کو نہ بھول جائیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گاؤں کو احمدیت کے نور سے منور رکھیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ چھٹیاں لے کر اپنے گاؤں میں جائیں اور تبلیغ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے اس گاؤں کو احمدیت کے نور سے منور رکھے۔

سیکرٹریان اصلاح وارشاد رپورٹیں بھجوائیں

ماہ مئی میں بجٹ کے ساتھ نیا مالی سال شروع ہوتا ہے اور مرکزی دفاتر میں مستعدی سے کام شروع ہونے لگتا ہے۔ سیکرٹری صاحبان کو بھی چاہیئے کہ اپنے اپنے شعبہ کا کام مستعدی سے کریں۔ سیکرٹریان اصلاح وارشاد کو چاہیئے کہ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک رپورٹ بھجوا دیا کریں رپورٹ فارم پُر کرنا ضروری ہے۔ رپورٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی جماعت کے پاس نہ ہوں تو نظارت ہذا سے منگوالیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

اعلان دارالقضاء

بمطالبہ ایم محمد رفیع صاحب ساکن بھلوال ضلع سرگودھا بخلاف چوہدری نصیر احمد صاحب معرفت منشی محمد عبداللہ صاحب ضلع تھرپارکر فیصلہ کیا گیا ہے کہ چوہدری نصیر احمد صاحب مبلغ ۱۲۰/- روپیہ (بقایا اجرت) آخر جون ۵۷ء تک ایم محمد رفیع صاحب کو ادا کر دیں۔ میعاد اپیل تیس ۳۰ یوم ہے۔

ناظم دارالقضاء۔ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے؛

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غربا کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلےٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔

. . . . ہر سال جمع شدہ رقم کا ۳/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۲/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملیگا دوسرے سال ۲/۵ اور علےٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا یعنے ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہِ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ" ارسال فرمایا کریں۔ ہر ایک رقم واضح طور پر معہ پتہ معطی بمد پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن آنی چاہیئے۔

(ناظر تعلیم)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص مسمی سید جلال شاہ سکنہ رستم ڈاکخانہ خاص ضلع مردان اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ظاہر کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے کہا تھا کہ تم اپنے علاقہ میں ناشر وفات مسیح ناصری ہو ...... یہ شخص مختلف جماعتوں میں جاکر روپیہ بٹورتا پھرتا ہے۔ تمام احمدی احباب اس شخص سے محتاط رہیں۔ مذکور کا حلیہ تقریباً مندرجہ ذیل ہے۔ عمر تقریباً ساٹھ سال۔ لمبی ڈاڑھی۔ رنگ سانولہ۔ سر پر سیاہ پگڑی پٹھانوں کی طرز پر۔ لمبے کرتا پر واسکٹ پہنتا ہے اور شلوار پہنتا ہے۔ ہاتھ یا گلے میں تسبیح رکھتا ہے۔ پاؤں میں چپل پہنتا ہے۔

ناظر امور عامہ۔ ربوہ

قارئین خالد کے لئے

بعض حالات کی بنا پر رسالہ شائع نہیں ہو سکا۔ ۱۵ مئی کو انشاء اللہ مئی کا پرچہ پوسٹ ہوگا

۲۔ خلافت نمبر جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک معرکۃ الآراء تقریر بعنوان "اسلام میں اختلافات کا آغاز" شائع ہوئی ہے کی قیمت بجائے ۱۲ کے ۶ کر دی گئی ہے

احباب دفتر رسالہ خالد سے منگوالیں　　　مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

ورنیکلر فائنل کے امتحان کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ اس لئے جو مڈل پاس طالب علم دین بن کر خدمت اسلام کا شوق رکھتے ہیں فوراً جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے حاضر ہو جائیں تاکہ ان کی تعلیم میں حرج نہ ہو۔ ان کی کلاس جاری ہو چکی ہے۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر میٹرک پاس بھی داخل ہو سکیں گے

پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

ضرورت

جامعہ احمدیہ ربوہ میں ایک ایس۔ وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۰۰-۴-۶۰ معہ ۲۰ روپے گرانی الاؤنس اس کے علاوہ ہے۔ پراویڈنٹ فنڈ یا پنشن کا استحقاق ہوگا درخواست کنندگان اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد جلد روانہ فرمائیں۔ تجربہ کار ایس وی یا میٹرک ایس وی کو ترجیح دی جائے گی

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

اعلان برائے مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ

۱۔ تمام زعیم صاحبان اپنی اپنی مجلس کے انصار کی ایک ایک مکمل فہرست تیار کر کے ارسال فرمائیں۔ کیونکہ ضلعوار تنظیم کے ماتحت اس ریکارڈ کی سخت ضرورت ہے۔

۲۔ جملہ انصار کو بذریعہ الفضل معلوم ہو چکا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ پر فرمودہ دونوں تقریروں کا امتحان ماہ جولائی کے دوسرے ہفتے میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس لئے تمام زعیم صاحبان اپنی اپنی مجالس کے انصار کو امتحان کی تیاری کی طرف توجہ دلائیں تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شمولیت فرمائیں اور اس تعداد سے جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی خدمت میں بھی اطلاع دیں۔

۳۔ گزشتہ اجتماع انصار میں ماہانہ چندہ کے متعلق یہی تجویز پاس ہوئی تھی کہ آئندہ چندہ انصار اللہ بشرح نصف پائی فی روپیہ ماہوار ہی وصول ہو۔ چندہ تعمیر دفتر کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلائی جائے۔ اپنی ان کوششوں کے متعلق خاکسار کو بھی کبھی کبھی مطلع فرمادیا کریں۔

قاضی علی محمد زعیم مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ۔ چوک گھاس منڈی سیالکوٹ شہر

امتحان کتاب منصب خلافت

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

تمام لجنات اماء اللہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کتاب "منصب خلافت" کا امتحان ۲۶ مئی ۱۹۵۷ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات اپنی اپنی جگہ کوشش کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال فرمائیں۔ تاکہ وقت مقررہ سے پہلے پہلے پرچے ارسال کئے جا سکیں۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی شیخ فیض الرحمٰن صاحب انسپکٹر بیت المال کی چھوٹی بچی عزیزہ آنسہ ۲/۵ کو بوقت ۴ بجے صبح فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔

شیخ مسعود الرحمٰن (راولپنڈی) حال نارنگ منڈی

درخواست دعا

میرے بڑے لڑکے عزیزم [illegible] فیض کا بی اے کا امتحان ۸ مئی سے شروع ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے نیز دعا فرمائیں کہ جماعت کے تمام احمدی بچے کامیاب و کامران ہوں۔ آمین

(چوہدری) [illegible] محلہ دار الصدر غربی ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری کارپرداز بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۴۵۱۸: میں سید محمد ولد کریم بخش قوم ارائیں کھوکھر پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء اندازاً ساکن ٹھٹھہ کالو چک $\frac{646}{7 ب}$ ڈاکخانہ لنڈیانوالہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{57}$ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱۔ میری جائداد منقولہ اور غیر منقولہ اس وقت حسب ذیل ہے۔ زرعی زمین واقعہ کالو کا ٹھٹھہ پونے بارہ ایکڑ جو بعد تقسیم ورثاء میرے حصہ میں اس کا $\frac{1}{9}$ حصہ ایک ایکڑ دو کنال ۹ مرلے اس کی قیمت ساڑھے بارہ سو ۱۲۵۰ روپے بنتی ہے

۲۔ اس وقت میرے نام پر میرے دیگر ورثاء جس میں میرا ذاتی حصہ $\frac{1}{9}$ ہے مبلغ ساڑھے چار ہزار روپیہ ذاتی امانت صدر انجمن میں جمع ہے۔ یعنی میرا حصہ اس میں صرف مبلغ پانصد روپیہ جمع ہے

۳۔ میں خود کاشت نہیں کرتا بلکہ زمین کو بٹائی پر دے رکھا ہے۔ میں اس جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ تا زیست میں جو آمد پیدا کروں اس کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ بطور وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر میری جو جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو اس پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا سید محمد
گواہ شد:۔ قمر الدین مولوی فاضل محلہ دار الصدر شرقی۔ ربوہ
گواہ شد: نور محمد بقلم خود قائد مجلس خدام الاحمدیہ موضع ٹھٹھہ کالو ضلع لائلپور

نمبر ۱۴۵۳۳: میں محمد بی بی زوجہ علی احمد قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن چک نمبر ۲۷ ر ب (حال ساکن محلہ دار النصر ربوہ) ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب (مغربی پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{57}$ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

۱۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے $\frac{1}{8}$ حصے کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر ۳۲/۰ روپے بعد سونے کی ڈنڈیاں۔ جن کا وزن تقریباً ایک تولہ ہے۔ جن کی قیمت مبلغ ۱۱۰/۰ ہے۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

الامۃ۔ نشان انگوٹھا محمد بی بی زوجہ علی احمد۔
گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا علی احمد خاوند موصیہ۔
گواہ شد محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ محلہ دار النصر۔ ربوہ

نمبر ۱۴۵۴۸: میں چوہدری فقیر محمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم الوان پیشہ زمیندارہ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن سلیم پور ڈاکخانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{57}$ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد غیر منقولہ اراضی چاہی رقبہ ۶ کنال جدی ملکیت موضع سلیم پور ضلع سیالکوٹ اراضی مذکورہ کی قیمت مبلغ ۲۲۵۰/۰ روپے چار کنال دس مرلہ اراضی رہن قیمت مبلغ ۶۰۰/۰ روپے کل میزان ۲۸۵۰/۰ ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اور اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کی رقم اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔

العبد نشان انگوٹھا۔ چوہدری فقیر محمد
گواہ شد:۔ محمد حسین پریذیڈنٹ جماعت سلیم پور
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

نمبر ۱۴۵۴۱: میں چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم الراعی پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گوہد پور۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{57}$ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری آمد ماہوار بطور جیب خرچ والدین کی طرف سے مبلغ ۱۰/۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد جیب خرچ کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ بشیر احمد متعلم بی۔ اے
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ
گواہ شد۔ محبوب علی شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوہد پور۔ ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۴۵۴۵: میں عبد الرحمٰن ولد صدر الدین قوم کشمیری عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن موسے والا۔ ڈاکخانہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{57}$ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد رہائشی مکان خام واقع موسے والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ہے۔ جس کی قیمت مبلغ ۳۰۰/۰ روپے ہے۔ نیز اراضی ۱۶ مرلہ چاہی واقع موسی والا ہے۔ جس کی قیمت یکصد روپیہ ہے۔ کل میزان ۴۰۰/۰ روپے ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ جو میری آمد ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد۔ عبد الرحمٰن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موسی والا۔ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد۔ خورشید الرب انسپکٹر بیت المال
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

نمبر ۱۴۵۴۴: میں مہر راجہ ولد مہر بہتا قوم سیال بھروانہ پیشہ زراعت عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن لڈیانہ موضع چنڈ ڈاکخانہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{57}$ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ تفصیل جائداد غیر منقولہ اراضی کل ۲۰ ایکڑ قیمتی ۸۶۸۰/۰ روپے۔ مکان سکنی قیمتی ایک سو روپیہ

تفصیل جائداد منقولہ از قسم چارپایاں و مویشی۔ چار بیل۔ دو بھینس معہ ہر دو بچگان اور تین گائے قیمتی ۲۲۹۰/۰ روپے اثاث البیت قیمتی ایک سو بیس روپے۔ از قسم نقدی جو تجارت پر لگائی ہوئی ہے ایک ہزار روپیہ ہے۔ کل میزان ۱۲۱۹۰/۰ روپے۔ اس وقت میری کل یہی جائداد ہے، جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ علاوہ اس جائداد کے اگر میری وفات کے وقت کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

العبد بقلم خود مہر راجہ
گواہ شد۔ مہر سراج دین ولد مہر احمد قوم بھروانہ۔ چاہ لڈیانہ۔ ڈاکخانہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ
گواہ شد حافظ اللہ یار ولد مہر سراج قوم بھروانہ مقام چاہ لڈیانہ۔ ڈاکخانہ چنڈ بھروانہ۔ ضلع جھنگ

اعلان نکاح

برادرم کیپٹن امان الرحمٰن خاں پسر چوہدری احمد علی خاں آف سٹروعہ خان کا لیکی ناگرہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ بشریٰ خانم بنت ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ خانصاحب امیر جماعت ایبٹ آباد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء بعوض تین ہزار روپیہ مہر بمسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

کیپٹن عزیز الرحمٰن خاں

اب درخواستیں نہ بھجوائیں

اخبار الفضل ۱۷ اپریل میں نسیم آباد اسٹیٹ کے لئے معلم کی ضرورت کا اعلان شائع کرایا گیا تھا اسٹیٹ میں ایک معلم رکھ لیا گیا ہے۔ اس لئے اب دوست اس سلسلہ میں درخواستیں نظارت ہذا میں نہ بھجوائیں۔ (ناظر تعلیم)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کی ہوس میں مدہوش ہو کر پھر اس سوراخ میں انگلی ڈالنے کے لئے تلے ہوئے ہیں۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ مسٹر سہروردی کی اس نہایت مضبوط دلیل کو نہ چھیڑتے کیونکہ اس کے بغیر بھی جداگانہ انتخاب کے حق میں آپ لاطائل دلائل کا ڈھیر لگانے کی کافی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر کسی نے انشاء اللہ خاں شاعر کے متعلق لکھا ہے کہ اسکی علمیت کو شاعری نے ڈبو دیا۔ اور شاعری کو نواب سعادت علی خاں کی مصاحبت نے غرق کیا۔ اسی طرح آپ کی قابلیت کو سیاست نے ڈبو دیا ہے۔ اور آپ کی سیاست کو آزادی مولویوں کی صحبت نے غرق آب کر دیا ہے۔ اب آپ کو بھی انشاء اللہ خاں کی طرح گوشہ گیر ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر بیان بازی کا چسکا بھی بری بلا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ مخلوط انتخاب کے اصول کو اپنا کر ملک و قوم نے آپ کی سیاسی اسلام کی تحریک کا بیڑا عین منجدھار میں غرق کر دیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا فتنہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی بیٹھ گیا ہے۔ ورنہ اسکو چار دن پنپنے دیا جاتا تو خدا جانے کتنے سردار عبدالرب نشتر اور ڈاکٹر خاں مرحوم جیسے معصوموں کے خون سے ہماری سرزمین لالہ زار بنتی رہتی۔

ایک ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ماریشس کے بعض ایسے افراد جو احمدی کہلاتے تھے ایک عرصہ سے نظام سلسلہ کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں مصروف ہیں اور انہوں نے وہاں کے مبلغ اور جماعت کے خلاف عدالت میں مختلف مقدمات بھی دائر کئے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح عملی طور پر وہ اپنے آپ کو نظام سلسلہ سے خارج کر چکے ہیں۔ اب وہ محض شرارت کی غرض سے پاکستان میں بعض احباب کو خط لکھ رہے ہیں تاکہ ان کو کوئی ایسی بات مل سکے جسے وہ ہمارے خلاف عدالت میں پیش کر سکیں۔

احباب سے گذارش ہے کہ وہ ان مخرجین سے ہوشیار رہیں۔ اور اگر ان افراد کی طرف سے ان کو کوئی خط ملے تو خود کوئی کارروائی نہ کریں بلکہ متعلقہ محکمہ یعنی وکالت تبشیر کو برائے کارروائی ایسے خطوط بھجوا دیں۔ مخرجین کے نام درج ذیل ہیں:

MR. A. H. Zeadally - MR. Roshun Ally Bhunnoo
MR. Ghulam Hossen Bhunoo - MR. Osman Gunny
Bhunnoo MR. Habib Bhagelloo - MR. Ahmad Azize
Hossenny - MR Ahmad Rashid Doomun
MR. Ashrafally Bhunnoo - MR. Hullimatalli Bhunnoo

(وکالت تبشیر ربوہ)

احمدیہ مسلم مشن کمپالہ کی تبلیغی جدوجہد (بقیہ صفحہ ۳)

گئے۔ ۱۲ مضامین لکھے۔ جو یوگنڈا کے اخبارات میں شائع ہوئے۔ ۳۰۰۰ ہزار پمفلٹ انگریزی سواحیلی اور یوگنڈا میں تقسیم کئے ۱۴ افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ جن میں سے بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور با اثر و رسوخ لوگ ہیں۔ جماعتی کاموں میں نہایت جانفشانی سے حصہ لیتے ہیں۔ یوگنڈا کے دوست ڈاکٹر احمد صاحب۔ بھائی فضل الٰہی صاحب معلم ٹوٹے ذکریا شعبان کردنڈے شیخ زید جنجہ مٹو کو کبیا کا ممنون ہوں جو کہ تبلیغی اور ترجمے کا موں میں کوشاں رہے۔

جماعت ہائے مشرقی افریقہ کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ مشرقی افریقہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر سید علی اسلم صاحب کو ایک سال مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نیروبی کی مجلس عاملہ نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے مسجد میں حضور کے مقرر کردہ رئیس التبلیغ کو گالیاں دی ہیں اور ان سے نہایت خلاف ادب طریق پر پیش آئے ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ نیروبی کے سیکرٹری امور عامہ نے مکرم سید سید احمد صاحب ناصر اور مکرم شیخ احمد صاحب ایم اے کی حلفیہ شہادتیں بھجوائی ہیں کہ ڈاکٹر اسلم صاحب اُن سے منافقانہ باتیں کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے خلافت کی انتخابی کمیٹی پر اعتراضات کئے ہیں اور کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے خلاف تعلیم دی تھی۔ حالانکہ مکرم سید امجد علی صاحب جو ان کے والد ہیں اور صحابی ہیں اپنی عمر کا بڑا حصہ پیغامیوں کے ساتھ شامل رہے ہیں۔ اسی طرح خود ڈاکٹر اسلم صاحب بھی پیغامیوں کے ساتھ رہے ہیں۔ صرف ۴۶-۱۹۴۵ء کے قریب آکر انہوں نے بیعت کی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی تعلیم خلافت کے انتخاب کے متعلق دی تھی۔ تو انتخاب کا طریق خواہ کوئی ہو اس سے یہ تو ثابت ہو جاتا ہے کہ خلافت حضور کے بعد ضروری تھی۔ مگر ڈاکٹر اسلم صاحب کے والد اور وہ خود بھی عرصہ تک خلافت سے علیحدہ رہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ دونوں ہی عرصہ دراز تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف کام کرتے رہے۔ مگر اب اگر ڈاکٹر اسلم صاحب کو پتہ لگا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم خلافت کے حق میں تھی۔ صرف انتخاب کا طریق مختلف تھا۔

اسی طرح یہ بھی شکایت آئی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز "پیغامیوں کا بار بار ذکر کیوں کرتے ہیں۔ پیغامی تو ہم ہی تھے اور ہم نے بیعت کر لی ہوئی ہے اور تو کوئی ہے ہی نہیں۔"

ڈاکٹر اسلم صاحب کی یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ پیغامی سینکڑوں ہیں اور صرف اسلم صاحب اور ان کے والد صاحب ہی نہیں تھے۔ ان کے والد صاحب پرانے اور مخلص احمدی ہیں اور اب صدق دل سے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے حضور کے اعلانات کو کبھی اپنی نسبت نہیں سمجھا۔ اور نہ ہی حضرت اقدس نے کبھی یہ فرمایا ہے۔ کہ یہ فتنہ اُن پیغامیوں نے اٹھایا ہے۔ جنہوں نے اب خلافت کی بیعت کر لی ہے۔ جن پیغامیوں نے یہ فتنہ اٹھایا ہے اُن کے نام شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں کبھی بھی ڈاکٹر اسلم صاحب اور ان کے والد محترم کا نام نہیں آیا۔ یہ وسوسہ بھی ڈاکٹر صاحب کے اندرونی خیالات کی پیداوار ہے۔

لہٰذا تمام جماعتہائے احمدیہ عموماً اور جماعت ہائے احمدیہ مشرقی افریقہ خصوصاً اس اعلان کو نوٹ کر لیں۔ اور اس کی پابندی کریں۔ ناظر امور عامہ۔ ربوہ

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد سعد اللہ صاحب سیال بی۔ ایس۔ سی انسپکٹر زراعت صدر انجمن احمدیہ کو ایک عرصہ سے ٹانگ پر رسولی کی شدید تکلیف ہے۔ اس سے پیپ بہتی رہتی ہے اور اتنی درد ہوتی ہے کہ سونا بھی مشکل ہوتا ہے۔ آپ کچھ دنوں سے میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان نے کوشش کی کہ پیپ بند ہو جائے تو پھر اپریشن ہو۔ لیکن اس میں گو افاقہ ہو گیا۔ مگر پیپ بند نہ ہوئی۔ اس پر ان کے سرجن صاحب نے بروز بدھ مؤرخہ ۸ مئی اپریشن کرنا تجویز کیا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی۔ کامل صحت اور توفیق خدمت دین کے حصول کیلئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴